

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک لڑکی کا نکاح والدین کی رضامندی کے بغیر کیا ہے کیا ایسا نکاح جائز ہے یا نہیں جب کہ لڑکی راضی نہیں ہے اور والدین راضی ہیں تو کیا ایسا نکاح جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ ایسا نکاح ناجائز و حرام ہے کیونکہ جب والدین ناراض ہیں تو نکاح نہیں ہوگا جس طرح حدیث میں ہے :

((أبوالمرثد تحت بغیر ابن مویس کا صاحب باطل و کلام مرآۃ)) (بیرواد: کتاب النکاح باب فی الولی رقم الحدیث: ۲۰۸۳۔)

”جس نے اپنے والد کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے، باطل ہے، باطل ہے۔“

اس سے ثابت ہوا کہ اگر والدین ناراض ہیں اور خوشی سے نکاح کی اجازت نہیں دیتے تو وہ نکاح باطل ہے دوسری حدیث ہے :

((النکاح الاصلی)) (ترمذی کتاب النکاح باب ما جاء لانکاح الاصلی)

”ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے۔“

پھر اگر لڑکی نکاح پر راضی نہیں ہے اور والدین راضی ہیں تو بھی یہ نکاح نہیں ہوگا یہ بھی نکاح حرام ہے اور اگر کوئی ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو بھی یہ نکاح نہیں ہوگا بلکہ (زنا) ہوگا اور زنا کی سزا دی جائے گی۔ اگر دونوں کنوارے ہیں تو ۱۰۰ کوڑے اور اگر شادی شدہ ہیں تو ان کو زعم کیا جائے گا۔

اور اگر عورت سے زبردستی نکاح کیا گیا ہے تو عورت بے قصور ہے صرف مرد کو سزا دی جائے گی۔

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 426

محدث فتویٰ